REGD- No. L.5254

جلد ۵۲/۱۷ ۷ تبلیغ ۱۳۴۲ھش ۔ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ ، ۷ فروری ۱۹۶۳ء نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۶ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ فروری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پرسوں رات نسبتاً بہتر رہی لیکن گزشتہ رات پھر بے چینی اور بے خوابی میں گزری

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ربوہ میں اوقاتِ سحر و افطار

دن	انتہائے سحر	وقت افطار
۱۱ رمضان بروز بدھ	—	۵۔۴۸
۱۲ " " جمعرات	۵۔۳۵	۵۔۴۹
۱۳ " " جمعہ	۵۔۳۴	۵۔۵۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے محبت تام نوافل ہی کے ذریعے ہوتی ہے

نوافل کے ذریعہ انسان اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔ ان کے کان ہو جاتا ہوں ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔ وہ سُن نہیں سکتے، اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے، اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے، ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں ۔ نامحرم کی آواز سنکر بُرے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے ۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے .....

پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ ۔ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے ۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے ۔ پھر فرماتا ہے کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں ۔ اسی پر اشارہ ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا اور آپ کے ہاتھ کے لئے فرمایا مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے پھر من عادیٰ ولیاً فقد بارزتہ بالحرب جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اسکو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا ۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا کر لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے ۔ غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے ۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آجائے ۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ اسے ڈراتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

فطرانہ کے متعلق ضروری اعلان

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جگہ فطرانہ اکٹھا کر رہے ہوں گے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت اپنی جماعت کے جمع شدہ فطرانہ کا ½ حصہ اور محلہ جات ربوہ ¼ حصہ جلد از جلد مرکز میں پرائیویٹ سکرٹری کے نام ارسال کریں ۔ تا عید سے پہلے رقم غرباء میں تقسیم کی جا سکے اور بروقت پر ان کی امداد ہو۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار القضاء)

سوال

کیا یہ شرعی مسئلہ ہے کہ عورت بغیر محرم مرد کے سفر نہیں کر سکتی۔ کیا اس کی کوئی سند ہے۔

جواب

حدیث میں آتا ہے لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم کہ عورت مرد کے بغیر سفر نہ کرے ایک اور روایت میں ہے کہ تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہے۔ لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے دراصل اس ممانعت کا تعلق حالات کی خرابی اور بے اطمینانی سے ہے۔ ورنہ ہر طرح کے اطمینان کے حالات میں جب کہ پوری تسلی کر لی گئی ہو عورت محرم رشتہ دار کے بغیر بھی ضروری سفر کر سکتی ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں آتا ہے کہ ایک زمانہ ایسے امن و امان کا آنے والا ہے کہ پردہ نشین عورت حیرہ (جو عراق کے علاقہ میں ہے) سے اکیلی حج کے لئے نکلے گی اور بغیر خوف و خطر کے اتنا لمبا سفر طے کر کے یہ فریضہ ادا کرے گی۔ اگر اکیلے سفر کرنا اور حج کے لئے جانا ہی عورت کے لئے منع ہے تو پھر اس صورتِ حال کو سراہنے کے کیا معنے۔ یہی وجہ ہے کہ مالکی حج کے سفر میں محرم رشتہ دار کے ساتھ ہونے کی شرط کو ضروری نہیں سمجھتے بعض نے اس حدیث سے یہ مراد بھی لی ہے۔ کہ نوجوان نو عمر لڑکی کے لئے یہ ممانعت ہے۔ عمر رسیدہ بوڑھی عورت کے لئے اکیلے سفر کرنا ممنوع نہیں تاہم اصل صورت مسئلہ کی اوپر وضاحت کر دی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال

زینب کے دو پوتے ہیں اور دو بھتیجے کیا پوتے وارث ہوں گے یا بھتیجے؟

جواب

پوتے دادی کے وارث ہیں ان کے ہوتے ہوئے اُس کے بھتیجوں کو کچھ حق نہیں مل سکتا۔ کیونکہ اصل نسل کے پوتے ہوتے فرع یعنی شاخ اور رشتہ داروں کو وراثت نہیں مل سکتی۔

سوال

کیا زید بکر کو بغیر کوئی چیز رہن رکھنے کے برائے تجارت مقررہ شرح منافعہ پر قرض دے سکتا ہے اور منافعہ کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

جواب

جو روپیہ تجارت اور منافعہ کی شرط پر دیا جائے وہ قرض نہیں ہو سکتا۔ اور تجارتی منافعہ میں رقم معین نہیں کی جا سکتی صرف نسبتی شرح سے منافعہ کی تقسیم جائز ہو سکتی۔

سوال

ایک آوارہ عورت کہتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ چودہ سالہ قید ہو چکا ہے کیا ایسی عورت کے اس بیان پر اس سے نکاح جائز ہے؟

جواب

پہلے پوری طرح تسلی کر لینی چاہیئے کہ اس عورت کا بیان درست ہے اور اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے۔ ایسا اطمینان حاصل کئے بغیر ایسی عورت سے شادی شرعاً اور اخلاقاً جائز نہ ہوگی۔

عیدین کے موقعہ پر عید کارڈوں کا طریق

اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے اور ہر قسم کی لغویات سے الگ رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں عیدین کے موقعہ پر عید کارڈ بھیجنے کی ایک فضول رسم جاری ہے۔ جس میں روپے کا ضیاع ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عید کارڈ بھیجنے کی رسم کے متعلق استفسار پر فرمایا:-

"ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لغو چیز ہے۔ اس سے پیسے ضائع ہوتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے"

(روزنامہ الفضل ۲۷ راگست ۱۹۵۵ء)

احباب جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اس رسم سے اجتناب کر کے اپنا نمونہ پیش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

بندہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(خاکسار محمد رشید بھٹی۔ کوٹ ابدشاہ)

احادیث الرسول

روزہ کے مقاصد

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظمأ وکم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر (دارمی)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ کا معاوضہ صرف پیاس ہی ملتا ہے اور بہت سے سحری کے وقت تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہونے والے ہیں جن کو سوائے بیدار ہونے کے اور کوئی اجر نہیں ملتا۔

تشریح:- روزہ دار کو بھوک اور پیاس سے یہ احساس دلانا مقصود ہے کہ تم فقراء، معذور محتاج مخلوق کے جذبات و احساسات کا خیال رکھو یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مبارک ماہ میں فقراء کا خاص خیال فرماتے بلکہ آپ کی اس سخاوت اور حسن سلوک کو تیز آندھی سے تشبیہ دی گئی یعنی اس کا دائرہ انتہائی وسیع ہوتا تھا۔ جب تک قوم کے پسماندہ اشخاص کے اقتصادی حالات کو بلند نہیں کیا جاتا اس وقت تک کسی ملک کے داخلی و خارجی مسائل بھی حل نہیں ہو سکتے۔ روزہ رکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ انسانی جسم کے ہر عضو پر کنٹرول کرے۔ زبان کو فحش۔ جھوٹ، غیبت اور گالی گلوچ سے محفوظ رکھے تا ایک مہینہ کی مشق سے وہ سال کے دوسرے ایام میں بھی ان برائیوں سے بچ سکے اور خدا تعالےٰ کے حضور سوز و گداز خشوع خضوع اختیار کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرے خدا تعالےٰ کے حضور آنسو اور سوز و گداز کرنے والا بے بہا انعامات و مسرتوں سے نوازا جاتا ہے اور اس کے اخلاق میں نمایاں تبدیلی آجاتی ہے

طالب دُعا:- شیخ نور احمد منیر

رمضان کی آمد اور جماعت کا ایک اہم فرض

حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ

دوستوں کو علم ہے کہ ہمارے محبوب امام اطال اللہ بقاءہ ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ گو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حالت میں بھی جماعت کو اپنی نصائح سے بالواسطہ تربیت فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نہایت بیقراری سے منتظر ہے کہ کب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت میں رونق افروز ہو کر براہ راست اپنے بابرکت وجود اور روحانی معارف سے نوازیں۔

پس دوست حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بے شمار احسانات کو یاد کر کے نہایت عاجزی اور درد دل سے اپنے قادر اور شافی خدا سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو شفاء کامل عاجل لمبی اور کام والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

میں نے گذشتہ سالوں میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی تھی اور اب پھر یاد دہانی کراتا ہوں کہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ گذر رہا ہے۔ دوست ان مبارک دنوں میں خاص طور پر صدقہ اور خیرات بھی کریں اور دعائیں بھی کریں اور بالخصوص نماز باجماعت میں آخری سجدوں میں دعائیں کی جائیں۔

(ناظر تعلیم)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں آنرز کلاسز کا شاندار نتیجہ

یہ امر باعث مسرت ہے کہ جامعہ نصرت میں آنرز کلاسز کے نتائج بہت خوشکن رہے ہیں امسال دو لڑکیوں نے انگلش آنرز اور ایک طالبہ نے ریاضی آنرز کا امتحان دیا تھا جس کا نتیجہ اب موصول ہوا ہے تفصیل مندرجہ ذیل ہے

نام	مضمون	نمبر	ڈویژن
صادقہ رمضان	انگلش آنرز	۶۳۱	فرسٹ
وحیدہ سلطانہ	" "	۵۲۰	سیکنڈ
رضیہ فردوس	ریاضی آنرز	۶۲۵	فرسٹ

خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ یہ کامیابی سٹاف جامعہ نصرت اور طالبات کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ر فروری ۱۹۶۳ء

"پیغام صلح" کی سخن فہمی کی ایک مثال

معاصر "پیغام صلح" اپنی اشاعت ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء میں رقمطراز ہے :-

"ماہنامہ ترجمان القرآن بابت ماہ جنوری میں مولوی عبدالحمید صاحب صدیقی نے احمدیوں اور دوسرے مسلمان فرقوں کے باہمی اختلافات اور فتاوے تکفیر کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ سوال کیا ہے کہ :-

"آخر مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے درمیان بھی تو تعبیر کے کئی اختلافات پائے جاتے ہیں اور ان اختلافات کی بناء پر بعض غیر متوازن لوگ اپنے مخالفین پر کفر کے فتوے عائد کر دیتے ہیں۔ لیکن کیا ان فتووں نے مسلمانوں کی مذہبی اور معاشرتی زندگی پر وہ دور رس اثرات مرتب کئے ہیں جو کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے اختلافات کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ کیا ان فتووں کی وجہ سے امت مسلمہ کے مختلف طبقے ایک دوسرے سے کٹ کر بالکل الگ ہو گئے ہیں کیا اس بناء پر انہوں نے اپنے معاشرتی تعلقات کو یکسر منقطع کر لیا ہے۔ کیا ایک دوسرے کی اقتداء میں نماز ادا کرنے وفات کے وقت دعائے مغفرت کرنے اور رشتہ ناطہ کرنے میں مسلمانوں کی عام آبادی میں وہی تنگ نظری اور تعصب پایا جاتا ہے جس کا مظاہرہ قادیانی کرتے ہیں"

اس سوال کے جواب میں معاصر "الفضل" نے شیعہ سنی کے مذہبی و معاشرتی اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے دوسرے مختلف فرقوں میں بھی ذرا ذرا سے اختلاف پر دور رس مذہبی و معاشرتی اثرات مرتب ہوتے ہیں گویا بالفاظ دیگر اس نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ قادیانی جماعت نے بھی دوسرے فرقوں کی طرح مسلمانوں سے معاشرتی تعلقات منقطع کر رکھے ہیں"

(پیغام صلح ۳۰/۱/۶۳ء)

اب الفضل کے اداریہ کا وہ ٹکڑا ملاحظہ فرمائیے جس کے خود ساختہ معنی لے کر معاصر نے "الفضل" پر تنقید کی ہے۔

مولوی صدیقی صاحب بتائیں کہ کیا انہوں نے کسی احمدیہ مسجد پر ایسا بورڈ دیکھا ہے کہ

"یہاں فلاں طریق پر ہی نماز پڑھنا ہوگی ورنہ نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔"

اصل بات یہ ہے کہ مولوی صدیقی صاحب کا اس بارہ میں وہ حال ہے جو غالب دہلوی کے محبوب کا ہے۔ یعنی

در عرضِ دعوئے لیلیٰ انجہے
بجو دغم غالب مجنون ستائے

یعنی میرا محبوب اپنے حسن کے دعوے میں تو لیلیٰ کی تحقیر مگر غالب کے مقابلہ میں مجنوں کی تعریف کرتا ہے۔ کیا ہم مولوی صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ شیعہ اور سنی میں کس بات میں مذہبی اتحاد ہے۔ کیا شیعوں اور سنیوں کی تعبیر قرآن کریم میں زمین و آسمان کا فرق نہیں ہے؟ اگر آپ کسی شیعہ مجتہد سے قرآن کریم کی آیات کی تعبیر سنیں تو سردی حیرت سے منجمد نہ ہو جائیں تو ہمارا ذمہ غالب ؎

ابھی ہم قتل گاہ کا دیکھنا آساں سمجھتے ہیں
نہیں دیکھا شناور جوئے خوں میں تیرے توسن کو

آپ کو معلوم ہے کہ شیعہ تو اپنی تعلیمی کتب بھی الگ چاہتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ حالیہ کانفرنس میں بڑے زور سے اس کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مولوی صاحب! احمدیوں کے خلاف تنگ نظری اور تعصب کے مظاہرہ کا یہ ایک نہایت بودا عذر ہے جو آپ سے پہلے بھی آپ سے بھی بڑے بڑے مخالفین احمدیت پیش کر چکے ہیں۔ ورنہ احمدیوں اور دوسرے اسلامی فرقوں میں اتنے خطرناک بحور حائل نہیں ہیں۔ جتنے کے دوسرے اسلامی فرقوں میں باہم موجود ہیں موجود تھے اور جب تک احیاء و تجدید اسلام کے کام کو آپ خود ساختہ مصلحین کے سپرد سمجھتے رہیں گے۔ اور الٰہی پروگرام مجددین میں سے گریز کرتے رہیں گے۔ اسلامی فرقوں کی یہ اہم تلخیاں کم نہیں ہوں گی بلکہ اور بھی بڑھتی چلی جائیں گی۔

بتائیے اس عبارت کے کس فقرے سے یہ نکلتا ہے کہ احمدیوں نے بھی

"دوسرے فرقوں کی طرح مسلمانوں سے معاشرتی تعلقات منقطع کر رکھے ہیں۔"

کیا "پیغام صلح" نے "الفضل" کی عبارت غور سے پڑھی ہے۔ کیا آپ نے یہ فقرہ اس میں نہیں پڑھا کہ

"احمدیوں اور دوسرے اسلامی فرقوں میں اتنے خطرناک بحور حائل نہیں جتنے کہ دوسرے فرقوں میں باہم موجود ہیں"

کیا "پیغام صلح" کے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ

"احمدیوں اور دوسرے اسلامی فرقوں میں بھی اتنے ہی خطرناک بحور حائل ہیں جتنے دوسرے فرقوں میں باہم موجود ہیں۔"

کیا آپ کے نزدیک ان دونوں فقروں کے ایک ہی معنی ہیں؟

مسلماً تو ذرا انصاف سے لحت خدا لگتی
مگر اس میں معاصر کا بھی قصور نہیں جب اس کے نزدیک "امتی نبی" کے معنے "غیر نبی" کے ہیں۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار بکار کر فرماتے ہیں کہ مجھے "امتی نبی" کا نام دیا گیا ہے اور جیسا کہ معاصر کے ایک محقق دوست نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حوالہ پیش کر کے بتایا ہے کہ جب کوئی چیز اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو اس کو اس کا نام دیا جاتا ہے۔ یعنی جب "امتی نبوت" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں کمال کو پہونچی۔ تو آپ کو "امتی نبی" کا نام دیا گیا جس طرح دین اسلام جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں کمال کو پہنچا۔ تو اس کو "اسلام" کا نام دیا گیا۔ پھر بھی "پیغام صلح" بار بار کہے جاتا ہے کہ آپ "محدث" تھے۔ حالانکہ آپ کو "امتی نبی" کا نام دیا گیا ہے نہ کہ

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ہم نے اسی خم خانہ سے پھر جام پیئے ہیں

احرام ہیں باندھے ہوئے خم سر کو کئے ہیں
الہام نے زندہ جنہیں ایمان دیئے ہیں

پھر نکلے ہیں یا رب ترے بے باک مبلغ
قرآن کی آیات نگاہوں میں لئے ہیں

ہم حال کے بندے ہیں ہمیں قال سے کیا کام
اعمال سے ہم بولتے ہیں ہونٹ سیئے ہیں

سرشار ہوئے جس سے محمدؐ کے صحابہؓ
ہم نے اسی خم خانہ سے پھر جام پیئے ہیں

انفاسِ مسیحا کی یہ تاثیر ہے تنویر
صدیوں سے جو مُردے پڑے آتے تھے جیئے ہیں

غانا (مغربی افریقہ) میں افریقن احمدی جماعتوں کا اٹھتیسواں (۳۸) سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے پانچ ہزار سے زائد احمدیوں کی شرکت، اہم دینی موضوعات پر تقاریر

مالی قربانی کی تحریک پر افریقن احمدیوں نے پینتیس (۳۵) ہزار روپیہ پیش کر دیا

از مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مبلغ غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جماعتہائے احمدیہ غانا کا اٹھتیسواں سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ غانا کے مرکز سالٹ پانڈ میں مورخہ ۳-۴-۵ جنوری ۱۹۶۳ء کو منعقد ہوا۔ سالٹ پانڈ ایک معمولی سا قصبہ ہے لیکن جلسہ سالانہ کے دوران مہمانوں کی آمد کی وجہ سے ایک بارونق شہر بن گیا۔ جلسہ کے ایام میں بہت بحمد اللہ روح پرور ماحول رہا۔ جماعت کے احباب نے اپنے اکثر اوقات جلسہ میں ہونیوالی تقاریر کو غور سے سننے میں گزارے۔ مرکزی مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد رات گئے تک روحانی مجالس ہوتی رہیں اور شہر کے مختلف مقامات پر ہمارے بعض مخلص نوجوانوں نے تبلیغی مجالس منعقد کیں۔

اس دفعہ جلسہ ساحل سمندر سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر ناریل کے گھنے درختوں کے نیچے منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ اور حاضرین کے لئے اپنی اپنی جماعتوں میں بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور بنچوں کا ہزاروں کی تعداد میں انتظام کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی مورخہ ۳ر جنوری ۶۳ء کو صبح نو بجے شروع ہوئی۔ برادرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کلام پاک سے تلاوت کی اسکے بعد جماعت احمدیہ وا (WA) کی مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک عربی نظم ترنم سے پڑھی۔ اسکے بعد جناب امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ غانا مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے اس روحانی اجتماع کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور احباب کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی طرف توجہ دلائی اور نیک دعاؤں کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

آپ کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب سید محمد ہاشم صاحب بخاری نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض معجزات اور عشق رسول کے واقعات بیان کئے۔ بخاری صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے "یورپ و امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام نے ایک دفعہ پھر اس زمانہ میں مغربی دنیا کو کامیابی اور نجات کا راستہ دکھایا ہے اور احمدیہ جماعت کی کوششوں سے متعصب عیسائیوں کے دلوں سے اسلام کے خلاف بغض نفرت اور غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں اور اسلام کی سچی اور قابل عمل تعلیمات ان کے دلوں میں گھر کر رہی ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جبکہ مغربی ممالک کی تمام سعید روحیں اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔

اسکے بعد مسٹر جبرائیل جی آدم (J.B. ADAM) نے اسلام اور جنازہ کی رسوم پر تقریر کی اور حاضرین کو مشرکانہ بد رسومات سے پرہیز کرنے اور اسلام کی سادہ تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر احمدیہ ثانوی سکول کماسی کی تھی۔ تقریر کا عنوان "ثانوی تعلیم کی اہمیت" تھا۔ آپ نے جماعت کے احباب کے سامنے تعلیم کے متعلق اسلام کے نقطہ نگاہ کو پیش کرتے ہوئے قوم کے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانے کی طرف توجہ دلائی۔ جماعت احمدیہ کے ثانوی سکول کے اعلےٰ معیار تعلیم اسکی ترقی اور مختلف شعبوں میں نمایاں کامیابی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے جماعت کے احباب کو زیادہ سے زیادہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کرانے پر زور دیا۔ آپکی تقریر کے بعد پہلے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ادا کی گئی۔ دوسرے اجلاس کا آغاز معلم ابن جی قاسم صاحب (WA) کی تلاوت سے ہوا۔ اسکے بعد (ABURA) ابورا کی جماعت نے ایک عربی قصیدہ ترنم سے پڑھا بعد ازاں محترم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے "اسلام میں نبوت" کے موضوع پر تقریر کی اور تشریعی و غیر تشریعی نبوت کو اچھی طرح واضح کرتے ہوئے آپ نے جماعت احمدیہ کے مسلک دربارہ ختم نبوت کو تفصیل سے پیش کیا۔ آپ نے یہ تقریر مقامی زبان (TWI) میں کی۔ اسکے بعد محترم مولوی عبدالمالک خانصاحب نے "خلافت کی اہمیت" کے عنوان پر تقریر کی محترم خانصاحب نے آیت استخلاف کی نہایت لطیف اور مدلل تفسیر بیان کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد جماعت وا (WA) کے معلم یحییٰ صاحب نے "شادی۔ طلاق اور وراثت کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ" پر تقریر کی اور قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں جماعت کے سامنے متعلقہ مسائل کی وضاحت کی اور جماعت کو اسلامی تعلیمات پر چلنے کی تلقین کی۔ اسکے بعد مسٹر حکیم براؤن نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اس تقریر کے ساتھ پہلے روز کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

نماز مغرب و عشاء مرکزی مسجد میں ادا کی گئیں اسکے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی مسجد ہی میں شروع ہوئی جس میں ہمارے مقامی مبلغین نے تبلیغ کی اہمیت، اسلام میں عبادت اور وفات مسیح پر تقاریر کیں۔

چار جنوری کو مسٹر یعقوب بن عیسیٰ کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا اسکے بعد جماعت منکسم (MANKSIM) نے ایک عربی نظم ترنم سے پڑھی۔ تمام ریجنیل مبلغین نے اپنے ریجن کی اور مکرم امیر صاحب نے ویسٹرن اور سنٹرل ریجنز کی سالانہ مختصر رپورٹ جماعت کے سامنے پیش کی۔ اسکے بعد جماعت احمدیہ غانا کے پریذیڈنٹ مسٹر محمد آرتھر نے مشن کی مشکلات اور ضروریات کو جماعت کے سامنے رکھا اور جماعت کو مالی قربانی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اپنی طرف سے ایک صد پونڈ کا عطیہ مشن کو دیا۔ جماعت کے احباب نے آدھ گھنٹے کے اندر اندر ۱۵۴۳ پونڈ (قریباً اکتیس ہزار روپے) جمع کر دیئے۔

نماز جمعہ کی تیاری کے لئے پہلا اجلاس برخواست ہوا۔ نماز جمعہ جناب امیر صاحب نے پڑھائی اسکے بعد پھر دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی اور مسٹر عثمان بن آدم نے اسلام اور مالی قربانی پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد پھر احباب و مستورات اپنے عطیہ جات میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمبرداران افریقن احمدی دوستوں نے مبلغ دو ہزار چھ صد پچپن پونڈ (یعنی پینتیس ہزار تین صد چالیس روپے سے زائد رقم) اشاعت اسلام کیلئے جمع کر دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مرکزی مسجد میں ہمارے بعض مقامی مبلغین نے "ارکان اسلام" اور "مرکز کیساتھ وابستگی اور وفاداری" پر تقاریر کیں۔

مورخہ ۵ر جنوری کو مسٹر ابراہیم حینفی کی تلاوت سے تیسرے روز کے اجلاس کا آغاز ہوا۔ جماعت کے احباب نے ایک عربی نظم پڑھی مسٹر عبداللہ عینن نے زکوٰۃ اور چندہ عام کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور جماعت کے ممبران کو چندوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی۔ اسکے بعد الحاج جے۔ ٹی آدم صاحب نے سیرت النبیؐ پر تقریر کی اور آنحضرت صلعم کی سوانح حیات کو احباب کے سامنے رکھتے ہوئے جماعت پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگیوں کو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اسکے بعد الحاج الحسن عطاء صاحب نے جماعت اور اسکے تقاضوں پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور جماعت کے احباب و مستورات کو نظام کی پابندی اور تعاون کی طرف توجہ دلائی۔ آپکی تقریر کے بعد محترم مسعود احمد خانصاحب نے احمدیت کی تاریخ پر مختصر سے وقت میں تقریر فرمائی اور جماعت میں اتحاد اور نظم و ضبط مرکز سے وابستگی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے پر خاص زور دیا۔ آپ کے بعد مسٹر اسمٰعیل بی۔ کے۔ آڈو نے اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی اسکے بعد مسٹر عبدالواحد عزیز نے اسلامی اخلاق پر تقریر کی اور جماعت کو غیروں اور اپنوں کے سامنے اعلیٰ عملی نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسکے بعد جناب امیر صاحب نے خدا تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے یہاں جمع ہو کر اپنے ذکر کو بلند کرنیکی توفیق دی اور جلسہ سالانہ خیر و خوبی سے سرانجام پایا۔ آپ نے تمام حاضرین سے استدعا کی کہ وہ ان کے ساتھ دعا میں شامل ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تاریکی کی شکار روحوں کو آسمانی نور سے منور فرمائے اور حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی خلافت و قیادت میں اسلام کو دنیا میں غلبہ عطا فرمائے۔ آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت کو دعا کرنیکی تاکید کی۔

اس سال جلسہ سالانہ غانا میں شمولیت کے لئے جمہوریہ ٹوگو سے برادرم محترم قاضی مبارک احمد صاحب انچارج مشن ٹوگو، مغربی جرمنی سے برادرم ولہلم ناصر نکولسکی صاحب اور سیرالیون سے ایک بہت مخلص بزرگ (جو کہ وہاں کے چیف ترجمان ہیں اور پانچ زبانیں اچھی طرح جانتے ہیں) پاسوری بابنگورو تشریف لائے۔ پاسوری با وقتاً فوقتاً جوش میں آکر نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے۔ ہمارے جرمن بھائی مسٹر ناصر نے جلسہ کی تمام کارروائی کے دو صد سے زائد مختلف فوٹو لئے۔ نیز انہوں نے بھی سامعین کو "جرمنی میں اسلام" کے موضوع پر خطاب کیا۔

ہمارے اس سال کے جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہزار سے بھی بڑھ گئی تھی۔ الحمد للہ۔ علاوہ احمدی ممبران کے بہت سے غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے اور مالی قربانی میں بھی حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور انکے سینوں کو اسلام یعنی احمدیت کے لئے کھول دے۔ اللھم آمین۔

ہمارے جلسہ کی خبر دو کثیر الاشاعت اخباروں نے شائع کی۔ اور ریڈیو کے نمائندہ نے امیر صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔

ہمارے بھائی مسٹر ناصر نکولسکی نے مورخہ ۳ر تاریخ کی شام کو ایک کھلے میدان میں پاکستان ہندوستان اور دوسرے ممالک کی مختلف رنگین سلائیڈز دکھائیں جن سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

(از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل - لائل پوری)

(۱)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء میں مجھے "حقیقت نبوت" کے موضوع پر تقریر کرنے کا موقعہ ملا یہ تقریر کتابی صورت میں صیغہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کے اہتمام سے شائع ہوئی مولوی عبد الرحمٰن صاحب مصری نے اخبار پیغام صلح کی کئی لمبی لمبی قسطوں میں اس تقریر پر تبصرہ کیا ہے مولوی صاحب نے اکثر باتیں تو وہی لکھی ہیں جو سالہا سال سے مسئلہ نبوت مسیح موعود کی بحث میں لاہوری فریق کی طرف سے پیش ہوتی رہی ہیں اور ان کے جوابات ہماری طرف سے بھی دیئے جا چکے ہیں لیکن اپنے مضمون کی پہلی ہی قسط میں جناب مصری صاحب نے ایک ایسی بات پیش کی ہے جسے ہم لاہوری فریق کے دوستوں سے منوانے کی کوشش کرتے رہے ہیں میرے علم میں یہ بات نہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو سوجھی نہ ان کے کسی ہمنوا کو مصری صاحب موصوف کو بھی یہ بات کوئی نئی نہیں سوجھی بلکہ یہ اس تربیت کا اثر ہے جو انھوں نے قادیان کے زمانہ میں حاصل کی تھی گو باتیں جنہیں وہ غیر مبایعین کے جوابات میں بڑی شد و مد اور جوش خطابت سے پیش کیا کرتے تھے آہستہ آہستہ ان کے دماغ سے نکلتی جا رہی ہیں یا وہ خود انھیں اوجھل کر رہے ہیں مگر یہ بات ان کے دماغ میں ایسی میخ کی طرح راسخ تھی کہ یہ ان کے دماغ سے نکل نہیں سکی اور نہ وہ اس کو نکالنے کے لئے تیار ہیں بلکہ اس بات کو پیش کرنے میں وہ تمام اکابر لاہور سے سبقت لے گئے ہیں اگر جناب مصری صاحب لاہوری فریق کے افراد کو یہ بات منوانے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ ان کی ایک اچھی خدمت سلسلہ ہوگی جس سے وہ لاہوری فریق کو ہمارے بہت زیادہ قریب کر دیں گے پس اگر وہ یہ بات انھیں منوانے میں کامیاب ہو جائیں تو مبارکباد کے مستحق ہوں گے اور ہم سمجھیں گے کہ ہم نے انھیں کھو کر بھی بہت کچھ پا لیا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب مصری صاحب نے یہ نقطۂ نگاہ پیش کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کامل ظلی نبی ہیں اور باقی تمام مجددین و محدثین امت جو گذر چکے ہیں وہ کامل ظلی نبی نہیں اس لئے انھیں ظلی نبی کا نام نہیں دیا گیا حضرت مسیح موعود کو ظلی نبی کا نام دیا گیا کیونکہ نام کسی کو وصف کے انتہائی کمال پر پہنچ جانے پر ہی ملتا ہے اس کے ثبوت میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات بھی پیش کی ہیں کہ نام کامل وصف پانے پر ملا کرتا ہے چنانچہ گو پہلے ادیان بھی اسلام تھے لیکن چونکہ وہ کامل نہ تھے اس لئے انھیں اسلام کا نام نہ دیا گیا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین چونکہ ہر پہلو سے کامل ہے اس لئے آپ کے دین کا نام خدا تعالےٰ نے اسلام رکھا یہ بات جناب مصری صاحب کی سو فی صدی درست ہے اور ہمیں مسلم ہے گو آگے اس کا جو یہ نتیجہ انھوں نے پیش کیا ہے کہ مسیح موعودؑ زمرہ انبیاء کے فرد نہیں بلکہ صرف زمرۂ اولیا کے ہی فرد ہیں یہ غلط ہے مگر حضرت مسیح موعودؑ کو تمام امت محمدیہ میں سے ایک ہی فرد ظلی نبی بمعنی کامل ظلی نبی قرار دیکر انھوں نے ہمارے لئے بحث کو آسان اور مختصر بنا دیا ہے اب صرف یہ بحث رہ جائے گی کہ آپ صرف اولیاء کے زمرہ کے ہی فرد ہیں یا آپ کا مرتبہ محدثیت یا ولایت سے بالا ہے؟ محدثین امت اور مسیح موعود کی ظلی نبوت میں ناقص و کامل کا فرق خود جناب مصری صاحب تسلیم فرما چکے ہیں چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) "نام ہمیشہ کسی چیز کو اس وقت دیا جاتا ہے جب وہ چیز انتہائی کمال پر پہنچ جاتی ہے"

(پیغام صلح ۱۷ اکتوبر ۶۲ء ص۹ کالم ۲)

(ب) "اب جب کہ یہ حقیقت ہے کہ نام کمال پر پہنچنے کے بعد ملتا ہے تو ظلی نبوت کا نام صرف حضرت مسیح موعود کو ہی مل سکتا تھا کیونکہ حضور کی ولائت ہی اپنے انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی ہے"

[نوٹ: ولایت کی جگہ ظلی نبوت کا لفظ لکھتے تو زیادہ مناسب ہوتا]

(ج) "خلاصہ کلام یہ کہ ظلی نبی تو سب اولیاء اللہ ہی تھے خواہ مامور ہوں خواہ غیر مامور کیونکہ وحی الٰہی سے سب سرفراز کیے گئے لیکن نام چونکہ کمال پر جا کر ملتا ہے اس لئے نام اسی کو دیا گیا جس کو خدا نے خاتم الاولیاء قرار دیا اور ایسا شخص ایک ہی ہو سکتا تھا اور اسی کو احادیث نے مفصل اور قرآن نے مجمل طور پر مسیح موعود کے لقب سے ملقب کیا اور اس پر اپنے افضال کی بارش اس قدر کی کہ اس سے پہلے کسی ولی اللہ پر نہیں کی گئی چونکہ ان زمانوں میں ابھی اس کی ضرورت نہ تھی"

ہمیں جناب فاضل مصری صاحب کی اس تحریر سے اتفاق ہے لیکن آگے جو انھوں نے یہ لکھا ہے:-

"پس ظلی نبی کے نام سے نامزد ہونے کا صرف یہی مطلب ہے کہ آپ کی ولایت اپنے انتہائی کمال پر پہنچ گئی تھی۔ اس نامزد کیا جانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ولیوں کی جماعت سے خارج ہو کر نبیوں کی جماعت میں داخل ہوئے"

(پیغام صلح ۱۹۶۲ء ۱۷ اکتوبر ص۱۰)

اس عبارت کے پہلے حصہ کے الفاظ صرف ـ "یہی مطلب ہے" اور آخری خط کشیدہ الفاظ سے ہمیں اختلاف ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ مسیح موعودؑ اولیاء کے زمرہ سے خارج ہیں ہم آپ کو تمام انبیاء کی طرح خاتم الاولیاء اور اولیاء اللہ کے زمرہ میں بھی بطور رأس الاولیاء کے داخل مانتے ہیں اور صرف نبوت مطلقہ کے لحاظ سے نہ کہ نبوت تشریعی یا مستقلہ کے لحاظ سے انبیاء کے زمرہ کا بھی فرد یقین کرتے ہیں۔

اور سچی بات یہی ہے کہ جو کامل ظلی نبی ہو کر خاتم الاولیاء ہوا سے نفس نبوت میں انبیاء کے زمرہ کا بھی فرد یقین کرنا ضروری ہے

خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کا تقابل

جناب مصری صاحب کا خدا بھلا کرے انھوں نے بحث کو ہمارے لئے بہت آسان بنا دیا ہے ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ان کا انتہائی کامل ظل "کامل ظلی نبی" ہو سکتا ہے اور مسیح موعود خاتم الاولیاء ہیں ان کا کامل ظل ولی ہو سکتا ہے مصری صاحب اس نتیجہ سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ اگر خاتم الانبیاء کے یہ معنی لئے جائیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اس لئے آپ کی امت کا کامل ظل نبی بھی نہیں تو خاتم الاولیا کے یہ معنے ہوں گے کہ خاتم الاولیاء کے فیض سے جو ولی پیدا ہوں گے وہ بھی چونکہ ظلی ولی ہوں گے لہٰذا مسیح موعود کی آمد پر امت محمدیہ میں تا قیامت کوئی سچ مچ ولی بھی نہیں ہوگا کیونکہ کامل ظلی نبی بقول مصری صاحب نبی نہیں ہوتا تو کامل ظلی ولی بھی پھر مصری صاحب کے نزدیک ولی نہیں ہونا چاہیئے لیکن اگر کامل ظلی ولی ولی ہوتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ کامل ظلی نبی بھی نبی ہونا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ ص۳۵ میں فرماتے ہیں

> انی علیٰ مقام الختم
> من الولایۃ کما کان
> سیّدی المصطفیٰ علیٰ
> مقام الختم من النبوۃ
> وانہ خاتم الانبیاء
> وانا خاتم الاولیا

یعنی میں اسی طرح ختم ولائیت کے مقام پر ہوں جس طرح میرے سردار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت کے مقام پر ہیں بے شک وہ خاتم الانبیاء اور میں خاتم الاولیاء ہوں آگے آپ نے خاتم الاولیاء ہونے کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں:-

> لا ولی بعدی الا الذی
> ھو منی وعلیٰ عھدی

(خطبہ الہامیہ ص۳۵)

کہ اب میرے بعد کوئی ولی نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ وہ مجھ سے ہو اور میرے عہد پر ہو۔

خاتم الانبیا اور خاتم الاولیا کا یہ تقابل بتا رہا ہے کہ مسیح موعود اسی طرح خاتم الاولیا ہیں جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں لہٰذا خاتم کے لفظ کے جو معنی خاتم الاولیاء میں ملحوظ ہیں اس کے وہی معنے خاتم الانبیا میں ملحوظ ہوں گے اور اگر خاتم الاولیاء کی ولائت کا ظل کامل ولی ہو سکتا ہے تو خاتم الانبیاء کی نبوت کا ظل جب انتہائی کمال پر پہنچ کر کامل ظلی نبی ہو جائے تو وہ بھی نبوت مطلقہ کے لحاظ سے نبی ہوگا اور انبیاء کے زمرہ کا فرد ہوگا اگر یہ بات تسلیم نہ کی جائے تو خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کا یہ تقابل صحیح نہیں رہتا

پرانی یاد

جناب مصری صاحب شائد بھول چکے ہوں لیکن قادیان کے ایک جلسہ سالانہ کی سٹیج پر ان کے نبوت مسیح موعود پر لیکچر کی ایک بات مجھے کبھی نہیں بھولی اور اب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا حضرت مسیح موعودؑ لکھا ہے:-

"کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"

(ازالہ اوہام ص۱۳۸)

کامل ظلی نبی نبی ہوتا ہے۔

اس سے آپ نے یہ استدلال فرمایا تھا کہ امت محمدیہ

کو جو روحانی کمال بھی ملتا ہے وہ ظلی طور پر ہی ملتا ہے حتیٰ کہ ایمان ولایت محدثیت۔ صدیقیت شہادت۔ صالحیت وغیرہ کے تمام مراتب ظلی طور پر ہی ملتے ہیں امت میں اگر کوئی مومن ہوتا ہے تو ظلی طور پر ولی ہوتا ہے محدث ہوتا ہے تو ظلی طور پر صدیق ہوتا ہے تو ظلی طور پر شہید ہوتا ہے تو ظلی طور پر صالح ہوتا ہے تو ظلی طور پر لہذا اگر ظلی نبی (مراد آپ کی کامل ظلی نبی تھی) نبی نہ ہو تو ظلی مومن مومن نہیں ہوگا ظلی ولی ولی نہیں ہوگا ظلی محدث محدث نہیں ہوگا ظلی صدیق صدیق نہیں ہوگا ظلی شہید شہید نہیں ہوگا اور ظلی صالح صالح نہیں ہوگا۔ لیکن اگر ظلی مومن سچ مچ مومن ہے ظلی ولی ولی ہے ظلی محدث محدث ہے ظلی صدیق صدیق ہے ظلی شہید شہید ہے اور ظلی صالح صالح ہے تو پھر ظلی نبی بھی ضرور نبی ہوگا میں نے آپ کے اس استدلال سے لاہوری فریق کے بعض اصحاب کے ساتھ گفتگو میں بہت فائدہ اٹھایا ہے اور وہ ہمیشہ لاجواب ہی ہوئے ہیں حتیٰ کہ بعض بزرگ تو ان میں سے ہنس کر کے جان چھڑاتے رہے چنانچہ اس استدلال کے میری طرف سے الفضل میں شائع ہونے پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم نے میرا نام "ظلی مولوی فاضل" رکھدیا تھا جو پیغام صلح کے کالموں میں موجود ہے گر میں ان کے اس دیئے گئے نام سے ناراض نہیں ہوا بلکہ ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر میں لاہور میں ان سے ملا تو میرے ساتھ شیخ محمد حسن صاحب لائلپوری ل اوز مرحوم بھی تھے وہ میرا ڈاکٹر صاحب سے تعارف کرانے لگے تو میں نے کہا میں اپنا تعارف خود ہی کرا دیتا ہوں اور کہا جناب ڈاکٹر صاحب! میں بقول آپ کے ظلی مولوی فاضل ہوں اس پر ڈاکٹر صاحب موصوف پلمہ پریشان سے ہو کر جلدی سے ہاتھ ملا کر منہ موڑ کر چل دیئے

مصری صاحب نظر ثانی کریں

پس مصری صاحب موصوف کا اپنا ہی استدلال ہم ان کی خدمت میں دوبارہ نظر ثانی کے لئے پیش کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ جب ہر کمال امت کو بقول حضرت مسیح موعود ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے تو اگر ظلی مومن جناب مصری صاحب کے نزدیک مومن ہے اور ظلی ولی ولی ہے اور ظلی محدث محدث ہے اور ظلی صدیق صدیق ہے اور ظلی شہید شہید ہے اور ظلی صالح صالح ہے تو کیوں کامل ظلی نبی نبی نہیں اور بلحاظ نفس نبوت زمرۂ انبیاء کا فرد نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو ظلی نبوت کو نبوت کی ہی ایک قسم قرار دیتے ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک قسم کی نبوت ختم نہیں
یعنی وہ نبوت جو اس کی (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی) پیروی سے
ملتی ہے جو اس کے چراغ سے
نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ
وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس
کا ظل ہے"

(چشمہ معرفت صـ۳۲۴)

مسیح موعودؑ کے امتی اور نبی کے مرکب نام کی حکمت اور زمرۂ انبیاء کا فرد ہونا:۔

اپنی ظلی نبوت کی وجہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی قرار دیا ہے اور اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ:۔

"اس مرکب نام (امتی نبی) رکھنے
میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ
تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا
تازیانہ لگے کہ تم تو عیسے بن مریم
کو خدا بناتے ہو مگر ہمارا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے
کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی
ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا
ہے حالانکہ وہ امتی ہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۹۴)

یہ عبارت اس بات پر نص صریح ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس درجے کے نبی ہیں کہ آپ کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے اور یہ فرد وہی ہے جو عیسے کہلا سکتا ہے یعنی امت کا مسیح موعود مگر مصری صاحب کے نزدیک یہ ایک فرد جو نبی ہو سکتا ہے نبی ہونے کے باوجود نبی نہیں اگر مصری صاحب ایسی واضح عبارت کے باوجود مسیح موعود کو صرف زمرۂ اولیاء کا ہی ایک فرد قرار دیں اور نبوت مطلقہ کے لحاظ سے بھی زمرۂ انبیاء کا فرد خیال نہ کریں تو ہمارے پاس ان کی اس ضد کا کوئی علاج نہیں صرف ان کے لئے ہدایت کی دعا ہی کر سکتے ہیں اے خدا تو انہیں ہدایت دے اللھم آمین

پھر مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دونوں سلسلوں (سلسلہ موسوی و
سلسلہ محمدی ناقل) کا تقابل پورا
کرنے کے لئے ضروری تھا کہ موسوی
مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی
شان نبوت کے ساتھ آوے تا
اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو"

(نزول المسیح صـ۴)

یہ شان نبوت جس کے ساتھ مسیح موعودؑ آیا ہے اگر نبوت مطلقہ کا فرد نہیں اور یہ شان نبوت رکھنے والا فرد اگر نبی نہیں اور حضرت عیسے علیہ السلام کی طرح کامل شان نبوت نہیں رکھتا تو دونوں سلسلوں کا تقابل بھی پورا نہیں ہوگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسر شان بھی لازم آئے گی کہ سلسلہ موسوی کا مسیح نبی تھا اور سلسلہ محمدی کا مسیح نبی نہیں جناب مصری صاحب غور فرمالیں کہ وہ مسیح موعود کو زمرۂ انبیاء سے خارج قرار دے کر کہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟ اگر مسیح موعود کامل ظلی نبی ہو کر بھی ان کے نزدیک زمرۂ انبیاء کا فرد نہیں تو دونو سلسلوں کا تقابل کس طرح پورا ہوگا صرف مسیح موعود کے خاتم الاولیا کے درجہ سے تو تقابل پورا نہیں ہو سکتا یہ یاد رہے کہ ہر نبی ختم ولائت کے مقام پر ہو کر خاتم الاولیاء ہوتا ہے اسی لئے تو اس کی پیروی سے اولیاء اللہ پیدا ہوتے ہیں پھر موسوی مسیح کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی شان یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"خدا نے اس امت میں مسیح موعود
بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے
اپنی تمام شان میں بہت بڑھ
کر ہے"

(ریویو جلد اول صـ۲۵۷)

یہ کس طرح ممکن ہے کہ مسیح موعود کامل ظلی نبی ہونے کے باوجود نبی نہ ہوں اور حضرت عیسے علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر بھی ہوں اگر آپ کو زمرۂ انبیاء میں نبوت مطلقہ کے لحاظ سے داخل نہ سمجھا جائے تو آپ کا یہ دعویٰ باطل قرار پاتا ہے کہ آپ اپنی تمام شان میں پہلے مسیح سے بہت بڑھ کر ہیں۔ بہت بڑھ کر ہونا تو کجا اس صورت میں تو آپ برابر بھی قرار نہیں پا سکتے آپ کا یہ بیان تب ہی سچا قرار پا سکتا ہے جب کہ آپ کی کامل ظلی نبوت کو نبوت مطلقہ کی ایک قسم سمجھا جائے اور آپ کو نبوت مطلقہ کے لحاظ سے انبیاء کے زمرہ کا ایک فرد یقین کیا جائے۔

پھر مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اے غافلو! تلاش تو کرو شاید
تم میں خدا کی طرف سے کوئی
نبی قائم ہو گیا ہے"

(تجلیات الہیہ صـ۱۱)

اگر مصری صاحب کے نزدیک ابھی تک کوئی نبی قائم نہیں ہوا تو وہ غافل ہیں وہ اپنی غفلت کا علاج کریں ہمیں کیا سمجھانے آئے ہیں۔

کو خویشتن گم است کہ را رہبری کند

مصری صاحب کا اتہام

مصری صاحب نے اپنے مضمون کی پہلی قسط میں مجھ پر اور علماء ربوہ پر یہ اتہام باندھا ہے کہ:۔

"ربوہ کے علماء خدا کے مقرر کردہ
حکم پر حکم بن کر اس بات پر زور
دیتے چلے جاتے ہیں کہ امتی
نبی بن سکتا ہے"

(پیغام صلح ۱۰ر اکتوبر ۶۲ء صـ۴ کالم ۱)

میرے سابقہ دلائل سے آپ معلوم کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا نبی ہونا ان کی اپنی تحریروں سے ثابت ہے پس حکم پر حکم بننے کا الزام محض افتراء ہے حضرت اقدس تو فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے
کہ اس کی امت کا ایک فرد
نبی ہو سکتا ہے اور عیسے کہلا
سکتا ہے حالانکہ وہ امتی
ہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۸۴)

پس مسیح موعود کو امتی اور نبی سمجھنا خدا کے مقرر کردہ حکم پر حکم بننا نہیں بلکہ حکم و عدل کے فیصلے کو تسلیم کرنا ہے۔ البتہ ایسے حوالہ جات کی موجودگی میں جو شخص یہ کہتا ہے کہ مسیح موعود امتی ہو کر نبی نہیں ہیں وہ آپ کی ایسی تحریروں کی موجودگی میں خود خدا کے مقرر کردہ حکم پر حکم بنتا ہے جو یہ کہتا ہے مسیح موعود صرف زمرۂ اولیاء کے ہی فرد ہیں نبی نہیں وہ خدا کے مقرر کردہ حکم پر حکم بنتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مسیح موعود محض خاتم الاولیاء ہیں نبی نہیں ہیں وہ خدا کے مقرر کردہ حکم پر حکم بنتا ہے۔ علمائے ربوہ تو وہی کچھ کہتے ہیں جو مسیح موعودؑ نے کہا ہے

مصری صاحب نے اس اتہام کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ مسیح موعود صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ امتی نبی نہیں ہو سکتا اور نبی امتی نہیں ہو سکتا ان دونوں کے درمیان نسبت تباین ہے۔

جناب مصری صاحب آپ بھول رہے ہیں سنیئے! حضرت اقدس نے امتی اور مستقل نبی کے درمیان تباین کی نسبت بیان کی ہے امتی نبی اور مطلق نبی کے درمیان تباین کی نسبت نہیں ہوتی اسی لئے تو مسیح موعود اپنے تئیں امتی قرار دیتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ بیان کرنے کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:۔

"ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے
کہ اس کی امت کا ایک فرد
نبی ہو سکتا اور عیسیٰ کہلا سکتا
ہے حالانکہ وہ امتی ہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۸۴)

اگر مسیح موعود کے نزدیک امتی نبی اور مطلق نبی میں تباین ہوتا تو آپ یہ بات ہرگز نہ لکھتے کہ مسیح موعود نبی ہے حالانکہ وہ امتی ہے مصری صاحب اگر علم سے کام لیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تشریعی نبی اور غیر تشریعی نبی میں بھی نسبت تباین ہے کیونکہ تشریعی نبی غیر تشریعی نبی نہیں ہوتا اور غیر تشریعی نبی تشریعی نبی نہیں ہوتا لیکن ان دونو کا نبوت مطلقہ سے تباین نہیں کیونکہ یہ دونو نبوت مطلقہ کی اقسام ہیں اسی طرح امتی نبی بھی نبوت مطلقہ کی ایک تیسری قسم ہے جو پہلی دو قسموں سے الگ ہے یہ تینوں قسمیں

تو آپس میں تباین رکھتی ہیں لیکن نبوت مطلقہ سے جو ان کی مقسم ہے اور جس کی یہ تینوں قسمیں ہیں تینوں کی تینوں ہی نبوت مطلقہ سے تباین نہیں رکھتیں

میں نے یہ علمی مسئلہ اپنی تقریر حقیقت نبوت میں بیان کر دیا تھا مگر افسوس ہے کہ جناب فاضل مصری صاحب نے اس علمی نکتہ کی طرف سے آنکھیں بند کر رکھی ہے اور علمائے ربوہ پر یہ بے بنیاد الزام لگا رہے ہیں کہ یہ خدا کے حکم پر حکم بنتے ہیں

اعاذنا اللہ منہ سبحانک ھٰذا بہتان عظیم۔ باقی

لیڈر بقیہ صہ ۳

"محدثیت" کا تو پھر اگر معاصر "نہیں" کے معنی "ہاں" سمجھے اور جب ہم کہیں کہ دوسرے اسلامی فرقوں میں باہم احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کی نسبت افتراق بہت زیادہ ہے تو معاصر اسکے معنی یہ سمجھے کہ افتراق برابر ہے تو بتائیے کوئی کیا کر سکتا ہے؟

خود معاصر کی اپنی صفائی بھی ملاحظہ ہو لکھتا ہے:۔

"حضرت بانی سلسلہ نے صاف اور کھلے الفاظ میں غیر مکفر مسلمان کا جنازہ بھی جائز قرار دیا ہے اور رشتہ ناطہ کے بارہ میں اگرچہ جماعت کے باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے آپس کے رشتوں کو ترجیح دی ہے تاہم غیر از جماعت کے ساتھ رشتہ ممنوع قرار نہیں دیا۔ اور جہاں تک اقتدائے نماز کا تعلق ہے، صرف مکفر مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور یہی لاہوری احمدی جماعت کا مسلک ہے۔ اسلئے یہ کہنا خلاف حقیقت نہیں ...." (پیغام صلح ۳۰ جنوری سنہ ۶۳ء)

اس کو کہتے ہیں جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے اگر مان لیا جائے کہ جو کچھ معاصر نے کہا ہے یہی درست ہے تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں میں کوئی معاشرتی وغیرہ الجھن نہیں۔ یہ تو وہی خیال ہے جو مودودی صاحب چلا کرتے ہیں یعنی مسلمانوں کو کافر بھی کہہ لینا اور کافر کا لفظ بھی استعمال نہ کرنا۔ اگر یہی لاہوری احمدی جماعت کا مسلک ہے تو پھر الفضل کی عبارت پر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ الفضل نے بھی تو یہی کہا ہے نا کہ دوسرے فرقوں کے باہمی افتراق بہت زیادہ ہیں۔ مکفر مسلمان کا جنازہ تو آپ کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے۔ اور جماعت کے باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے تو آپ بھی دوسروں سے رشتہ ناطہ سے پرہیز کرتے ہیں اور مکفر مسلمانوں کے پیچھے تو آپ بھی نماز نہیں پڑھتے۔ تو کیا یہ کوئی بڑے میل ملاپ کی باتیں ہیں؟ (باقی)
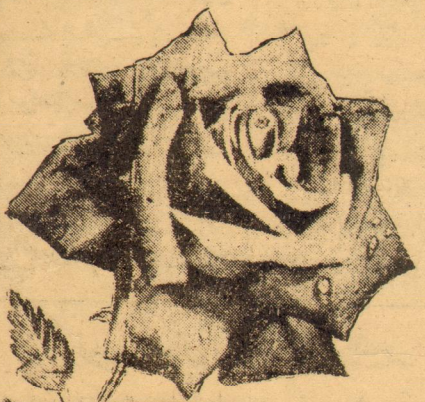
مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی ۸۰ صفحہ کا رسالہ۔ بزبان اردو

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل سبب اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گجرانوالہ	گجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ — ۰۰	۷ — ۴۵	۶ — ۱۵	۹ — ۰۰ بھیرہ کیلئے
۲	۷ — ۳۰	۱۱ — ۳۰ دریا خاں	۱۱ — ۰۰	۲ — ۰۰ جوہرآباد کیلئے
۳	۱۰ — ۳۰	۲ — ۴۵	۴ — ۰۰	۴ — ۰۰ بھیرہ کیلئے
۴	۱۲ — ۱۵	۵ — ۴۵		
۵	۳ — ۱۵	۷ — ۴۵		
۶	۶ — ۱۵	۱ — ۳۰		

بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں۔

(اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

پاکستان کراچی کی بات چیت میں تقسیم کشمیر کی کوئی تجویز منظور نہیں کرے گا

"بھارتی وفد کشمیر کے سیاسی حل پر زور دے گا" دہلی کے سیاسی حلقوں کا بیان

راولپنڈی ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں پاکستان اور بھارت کی بات چیت کا جو تیسرا دور شروع ہو رہا ہے اس میں پاکستان سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے تقسیم کشمیر کی کوئی تجویز ہرگز منظور نہیں کرے گا۔ بتایا گیا ہے کہ اگر بھارتی وفد نے مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلہ میں کوئی ٹھوس اور معقول تجویز پیش نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ کراچی کی بات چیت آخری ثابت ہو یہ بھی معلوم ہوا ہے بھارت نے ابھی تصفیہ کشمیر کی کوئی باقاعدہ تجویز یا حل پیش نہیں کیا البتہ سندھ کمیشن کے بھارتی چیئرمین مسٹر کالرا کو بھی بھارتی وفد میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ادھر پاکستانی وفد کے ایک اہم رکن مسٹر ایم ایوب واپس بون چلے گئے ہیں اور توقع ہے فارن سیکرٹری مسٹر دہلوی پاکستانی وفد میں شامل ہو جائیں گے مسٹر دہلوی صدر ایوب کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے متعدد یورپی ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد کل کراچی پہنچ رہے ہیں۔

پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو آج کراچی روانہ ہو رہے ہیں بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر اور پاکستانی وفد کے ممبر پہلے ہی کراچی پہنچ چکے ہیں پاکستانی وفد کے باقی ارکان بھی آج شام تک کراچی پہنچ جائیں گے دریں اثنا پاکستانی وفد کے قریبی حلقوں نے امریکی اخبار "نیویارک ٹائمز" کی اس خبر کو زیادہ اہمیت نہیں دی کہ وادی کشمیر کو تقسیم کرنے کی تجویز پر غور کیا جائے گا پاکستانی وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ پاکستان کو ایسی کوئی تجویز کسی طرف سے موصول نہیں ہوئی انہوں نے اسے محض قیاس آرائی قرار دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو نے دہلی کے مذاکرات شروع ہونے سے قبل کشمیر میں اقتصادی اور سیاسی رائے شماری کا جو ذکر کیا تھا اس سلسلہ میں پاکستان کو بھارتی حکومت کی وضاحت موصول ہو گئی ہے یہ وضاحت دو صفحات پر مشتمل ہے اگرچہ متعلقہ حلقوں نے اس کا مفہوم بتانے سے انکار کیا ہے تاہم اتنا معلوم ہوا ہے کہ وضاحت مبہم ہے اور اس میں کوئی نئی بات نہیں کہی گئی باخبر حلقوں کے مطابق پاکستانی وفد اپنے اس موقف پر قائم ہے کہ رائے شماری ہی مسئلہ کشمیر کا بہترین حل ہے۔ اور اگر کراچی کی بات چیت میں تقسیم کشمیر کی کوئی تجویز پیش کی گئی تو پاکستان اسے ہرگز منظور نہیں کرے گا۔

نئی دہلی کے سیاسی حلقے کراچی کی بات چیت کے نتائج کے بارے میں پرامید نہیں ہیں۔ یہ حلقے پاکستانی وفد میں مسٹر ایس کے دہلوی کے شامل کئے جانے پر ناخوش نظر آتے ہیں کیونکہ پاکستان کے فارن سیکرٹری مسٹر دہلوی نے اپنے حالیہ یورپی دورے میں کشمیر کے مسئلہ پر بھارت کے خلاف شدید مہم جاری رکھی ہے۔ دریں اثناء بھارت کے تمام معتبر اخبارات نے کشمیر میں استصواب کی بجائے کشمیر کے "سیاسی حل" پر زور دیا ہے۔

رمضان المبارک کے ایام میں

احباب تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کو دعاؤں میں یاد رکھیں

جیسا کہ احباب جانتے ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ نیا ادارہ محض خدمت خلق اور جذبہ ملی کی بنا پر قائم کیا گیا ہے اور اللہ تعالے کے فضل سے چند مہینوں میں ہی اس کی شہرت اور نیک نامی نے ضلع میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے پس میں احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں گھٹیالیاں کالج کے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں پڑھنے اور پڑھانے والوں کی آپ دستگیری فرماوے۔ اور انہیں ہر فتنہ، تکلیف اور تشویش سے محفوظ رکھے نیز یہ کہ ہمارے نتائج اور کارکردگی اللہ تعالے کے فضل سے پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کے ہوں۔

عبدالسلام اختر ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں

اللہ تعالیٰ کے عجیب کام

(محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی۔ لاہور)

خدا تعالیٰ کی قدرتیں بڑی عجیب۔ اسکے کام نہایت نرالے اور اسکی مصلحتیں بہت ہی حیران کن ہیں۔ ابھی کل مجھے اپنی اہلیہ کی وفات کا عظیم صدمہ سہنا پڑا مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے فوراً میرے زخم کو بھرنے اور میرے غم کو دور کرنے کے لئے یہ سامان پیدا کر دیا کہ آج یکم فروری کی صبح کو مجھے ایک بہت ہی خوبصورت پوتا مرحمت فرمایا جو مبارک محمود کا لڑکا ہے۔ تاکہ میری غمزدہ طبیعت بچے میں کچھ بہلے اور بیوی کی وفات کے صدمہ کا احساس کم ہو۔ یہ دیکھ کر بے اختیار دل سے الحمدللہ کی آواز نکلی اور میں اپنے آقا کی مہربانی پر حیران رہ گیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک نومولود کو احمدیت کا سچا نمونہ، دین کا خادم اور اسلام کا عظیم مبلغ بنائے اس کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسکی نیک اور پاک نسل قیامت تک باقی رکھے۔ آمین۔

(شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی رام گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۸۔ لاہور)

روس کی طرف سے پاکستانی مصنوعات کی خریداری کی پیشکش کا خیر مقدم

دولت مشترکہ کی منڈی قائم کرنے کی تجویز۔ وزیر تجارت وحید الزمان کا بیان

لاہور ۶ فروری۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کل یہاں کہا کہ پاکستانی مصنوعات کی خرید کے سلسلہ میں روس کی نئی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ مسٹر وحید الزمان کل راولپنڈی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے تھے اور یہاں ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے کہا کہ پاکستان اپنی برآمدی تجارت کو بڑھانے کی پرزور کوشش کر رہا ہے اپنی مصنوعات کے لئے ہم برابر نئی منڈیوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر روس ہماری مصنوعات بڑی تعداد میں خریدنے کا خواہاں ہو تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ مسٹر وحید الزمان کو ایک خبر کی طرف توجہ دلائی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ روس پاکستان سے اپنی تجارت کو دس گنا بڑھانا چاہتا ہے تو مرکزی وزیر تجارت نے کہا کہ مجھے روس کی طرف سے ایسی کوئی تجاویز موصول نہیں ہوئی ہیں تاہم آپ نے کہا کہ ہماری پالیسی شروع سے ہی یہ ہے کہ جو ملک ہماری مصنوعات کا خریدار ہو اور اس کی شرائط معقول ہوں ہم اسکے ساتھ اپنے تجارتی روابط قائم کریں گے مشترکہ یورپی منڈی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کی مشترکہ منڈی سے علیحدگی کے بعد بھارت پاکستان لنکا اور ملایا پر مشتمل ایک مشترکہ منڈی کی تشکیل کا مرحلہ ابھی نہیں آیا البتہ ایک ایسی مشترکہ منڈی کی تجویز ضرور زیر غور ہے جس میں تمام اقوام کی شمولیت ممکن ہو جو مشترکہ یورپی منڈی کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس سے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ تک خوش نہیں ہیں آپ نے کہا کہ یورپی مشترکہ منڈی کی صورت میں ایک اقتصادی سامراج ابھر رہا ہے۔ مغربی ممالک کی معاشی خوشحالی کا سارا دارومدار دوسرے ملکوں پر ہے۔ اگر دوسرے ملکوں پر ہے اگر دوسرے ملکوں کی معیشت ترقی کرے گی تو مغربی ملکوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچے گا۔ محض یورپی ملکوں کی ترقی پسند سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان تجارت پر پابندیوں اور بھاری محصولات کا مخالف ہے۔

کشمیر پاکستان کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا

پنڈت نہرو کا اعلان

لندن ۶ فروری۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ بھارت نے مذہب کی بنیاد پر تقسیم کا نظریہ کبھی قبول نہیں کیا۔ اسلئے کشمیر پاکستان کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ استصواب رائے کے ذریعہ تنازعہ کشمیر کے جھگڑے کے تصفیہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ کیونکہ استصواب رائے لازمی طور پر فرقہ وارانہ بنیاد پر ہوگا اور اس قسم کا استصواب رائے بھارت اور پاکستان کے مستقبل کے حق میں نہایت نقصان دہ ہوگا۔ پنڈت نہرو نے "مانچسٹر گارڈین" سے انٹرویو میں ان خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ بھارت کے خلاف چین کی جارحیت پر پاکستان نے جو رویہ اختیار کیا وہ ناقابل فہم برطانیہ اور امریکہ کا رویہ ہے۔

تارا سنگھ سیاست سے کنارہ کش ہو گئے

نئی دہلی ۶ فروری۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے کل رات عملی سیاست سے سبکدوش ہونے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں سکھوں کے اتحاد کی خاطر سیاست سے علیحدہ ہو رہا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ میری سبکدوشی سے پنتھ کے اختلافات دور ہو جائیں گے ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہے کہ میں عہدہ اور اقتدار کا خواہشمند نہیں ہوں۔

چائے کی قلت دور کی جائے گی

لاہور ۶ فروری۔ پاکستان کے وزیر تجارت جناب وحید الزمان نے کل یہاں کہا کہ حکومت پاکستان چائے کی گرانی اور قلت کی صورت حال سے پوری طرح واقف ہے اور وہ اس صورت حال سے نپٹنے کے لئے بہت جلد دوسرے ذرائع اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جناب وحید الزمان نے جو آج دوپہر راولپنڈی سے لاہور پہنچے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران مزید کہا کہ حکومت نے چائے کی برآمد قطعی طور پر ختم کر دی ہے اور اسکے بعد اس کی قلت نہیں ہونی چاہئے تھی۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ کو پانچ چھ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ کے علاوہ کانوں میں شور رہتا ہے اور قوت شنوائی ختم ہو رہی ہے۔ ماہرین کا علاج تو ہو رہا ہے لیکن ہر دوائی کا اثر اللہ تعالے کے اذن سے ہوتا ہے۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے عارضہ دور فرمائے اور انہیں سکون و راحت نصیب ہو۔ ۔ ۔ ۔ نیز اگر کسی دوست کے علم میں کوئی کارگر نسخہ ہو تو اس سے مجھ خاکسار کو مطلع فرمادیں جزاکم اللہ۔

خاکسار ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول (اوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷